(۹۵)

گھر میں لاشے کو لئے آئے شہ دیں ناگاہ
اُسی مسند پہ جہاں شب کو بنے تھے نوشاہ
لاش کو لا کے رکھا شہ نے بصد نالہ و آہ
غور سے چاہنے والوں نے جو کی بڑھ کے نگاہ
پائے نوشاہ پہ فضہ بھی اُدھر آ کے گری
لاش پر مادر نوشاہ بھی غش کھا کے گری

(۹۶)

ہوش آیا تو کہا لٹ گئی میری دولت
آج کے دن تھی انہیں مرنے کی کیا کیا حسرت
خاک میں مل گئی یہ چاند سی ان کی صورت
ہے غضب صبح سے میں نے بھی نہ کی تھی شفقت
خوں میں رنگیں ہوئی پوشاک شہانی ان کی
خاک میں ملنے کی قابل تھی جوانی ان کی

(۹۷)

اب کہاں جاؤں گی راتوں کو جو گھبرائے گا دم
جان بھی دے دوں جو اس غم میں تو، وہ بھی تو ہے کم
میری جاں اٹھ کے ذرا دیکھو دلہن کا عالم
پھر نہ رونے کی اُسی طرح سے دو اُس کو قسم
پیٹ کر سر کہا زینبؑ سے کہ اب جایئے آپ
شب کی بیاہی کو بھی اس لاش پہ لے آیئے آپ

(۹۸)

حال زینبؑ کا یہ تھا پیٹتی تھیں سینہ و سر
بی بیاں لاش پہ لے آئیں دولہن کو جا کر
لاش کے پاس جو آئیں تو ہوا دل مضطر
جس کا دستور ہے آخر وہ اڑھائی چادر
دل میں رخصت کے زمانے کو کبھی یاد کیا
کبھی چپکے سے کہا کیوں ہمیں برباد کیا

(۹۹)

حشر میں حشر تو محشر میں ہوا اک محشر
کہا کبریٰ نے ہمیں تھی نہ رنڈاپے کی خبر
نہیں معلوم کہ مرنے سے ہوا کیا یہ اثر
خون دولہا کا یہ کہہ کہہ کے ملا چہرے پر
بھیڑ نامحرموں کی دیکھ کے شرمائیں گے
کچھ خبر بھی ہے تمہیں قید میں ہم جائیں گے

(۱۰۰)

بس قلم روک لے جاویدؔ یہ کر حق سے دعا
مجھ کو اندیشہ ہے رستے کی صعوبت کا بڑا
مرثیہ کہنا ان آفات میں آسان نہ تھا
اور جو جو کہ بلائیں ہیں وہاں سب سے بچا
عافیت سے مجھے پہنچا مرے گھر پر یا رب
میں مسافر ہوں مسافر کی مدد کر یا رب

رباعی

مولانا جاویدؔ اجتہادی

میں یہ نہیں کہتا کہ بجا کہتے ہیں
بلکہ یہ تعجب ہے کہ کیا کہتے ہیں
رتبے ہیں یداللہ کے کس کو معلوم
جو کچھ نہیں سمجھے وہ خدا کہتے ہیں

رباعی

مولوی سید محمد ضامن اثرؔ جائسی

کیا زور کمال تھا تمہارا شبیرؑ
چاہا نہ مصیبت میں سہارا شبیرؑ
اک رات میں اللہ، ازل اور ابد
دونوں کا ملا دیا کنارا شبیرؑ